✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت انسانیت
وقت 5-7 منٹ

محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں

(پس منظر اور ضرورت)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔(الحجرات:11)

مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا(آل عمران:104)

تم اللہ کے احسان کے نتیجہ میں بھائی بھائی بن گئے۔

محبت کے نغمات گائیں گے ہم
اخوت کی تانیں اڑائیں گے ہم
کدورت کی ہوں تلخیاں جس سے دور
وہ میٹھے ترانے سنائیں گے ہم

سامعین کرام! مجھے آج جماعت احمدیہ کے مشہور و معروف سلوگن ”محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں“ پر گفتگو کرنی ہے۔

یہ سلوگن حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے دورہ مغرب کے دوران جماعت احمدیہ کو دیا تھا۔جو انگریزی میں کچھ یوں ہے

Love for all hatred for none

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں نہ جھگڑو، آپس میں بُغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے دشمنیاں نہ رکھو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔وہ اُس پر ظلم نہیں کرتا، اُسے ذلیل نہیں کرتا اور اُسے حقیر نہیں جانتا۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ اپنے دل کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ”تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے“ فرمایا ”کسی آدمی کے شر کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔“

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والاداب باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ حدیث:6541)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو نبی ہوتے ہیں اور نہ ہی شہید۔مگر انبیاء اور شہداء بھی قیامت کے دن ان کے اس مرتبہ پر رشک کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ملے گا۔لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ آپس میں ایک دوسرے کے رشتہ دار تھے اور نہ ہی وہ آپس میں مالی لین دین کرتے تھے بلکہ محض للہ وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔تو فرمایا بخدا ان کے چہرے اس دن نورانی ہوں گے اور ان کے چاروں طرف نور ہی نور ہو گا۔انہیں اس وقت کوئی خوف نہ ہو گا جبکہ لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے اور نہ ہی انہیں کوئی غم ہو گا

اس وقت جبکہ لوگ غم میں مبتلا ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (یونس:63) یعنی سنو جو لوگ اللہ سے سچی محبت رکھنے والے ہیں ان پر نہ کوئی خوف غالب ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔

(تفسیر الدرالمنثور تفسیر سورہ یونس زیر آیت 63)

ویسے تو انبیاء ورُسل کا مطمع نظر مخلوقِ خدا سے محبت اور صرف محبت ہوتی ہے اور پھر انبیاء کے بعد اُن کے خلفاء بھی اپنے اپنے نبی کے پیغام کو لے کر آگے بڑھتے ہیں۔ دینِ اسلام کا پیغام دنیا کے لیے امن وسلامتی کا پیغام ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند اور عاشقِ صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک دور میں خوب پھیلایا اور اس پر بہت زور دیا جسے آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد خلفائے کرام نے خود اپنے عمل سے نہ صرف اس کی تشہیر کی بلکہ مختلف مواقع پر اس پر عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ محبت اور امن و سلامتی کے اس مشن کو ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نہایت مستعدی اور اللہ کے فضل کے ساتھ خوب نبھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے۔ جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ اس اسلامی پیغام کو نہایت کامیابی سے لے کر آگے بڑھے۔ آپ رحمہ اللہ کے دور میں دو نعرے بہت مشہور ہوئے۔

اول: محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں۔

دوم: ہمیشہ مسکراتے رہو۔

جب 1974ء میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا تو اس پر حضور رحمہ اللہ نے احباب جماعت کو دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس فیصلہ پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہمیشہ مسکرا کر اس فیصلے کا جواب دیں۔

مجھے اِس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دیے گئے پہلے سلوگن پر بات کرنی ہے۔ 1980ء کے دورہ مغرب کے دوران مغربی جرمنی میں ایک صحافی نے آپ رحمہ اللہ سے آپ کی زندگی کا مقصد اور مطمع نظر دریافت کیا تو آپ رحمہ اللہ نے بے ساختہ فرمایا "مَیں نے اپنی زندگی بنی نوع انسان کی فلاح کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ میرے دل میں نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کا ایک سمندر موجزن ہے۔ اس لیے مَیں انہیں فلاح کی طرف جو بلاشبہ اسلام کی راہ ہے بلا رہا ہوں۔ یہاں بھی محبت کا پیغام لے کر آیا ہوں اور وہ یہی ہے کہ انسان، انسان سے محبت کرے۔ محبت کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ہمیشہ محبت ہی غالب آتی ہے اور تعصّب کے لیے سدا سے شکست مقدر ہے"

(الفضل 27 اکتوبر 1999ء)

اس طرح 9 اکتوبر 1980ء کو مسجد بشارت اسپین کے سنگ بنیاد کے موقع پر حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ

"مسجد ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمام انسان برابر ہیں خواہ وہ غریب ہوں یا امیر، پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ۔ اسلام ہمیں باہم محبت اور الفت سے رہنے کی تعلیم دیتا ہے اور ہمیں انکساری سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے وقت ہمیں مسلم اور غیر مسلم میں کسی قسم کی کوئی تمیز روا نہیں رکھنی چاہیے۔ انسانیت کا یہی تقاضہ ہے۔ میرا پیغام صرف یہ ہے Love for all hatred for none یعنی سب کے ساتھ پیار کرو نفرت کسی سے نہ کرو۔"

(دورہ مغرب صفحہ 54)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اس ماٹو کو قرآن کریم کا خلاصہ اور اپنی زندگی کا مطمع نظر قرار دیا اور محبت کے سفیر بن کر ملک ملک اس کا پرچار کرتے رہے۔ آپ رحمہ اللہ نے ایک موقع اس ماٹو کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"مَیں نے اپنی عمر میں سینکڑوں مرتبہ قرآن کریم کا نہایت تدبُّر سے مطالعہ کیا ہے اس میں ایک آیت بھی ایسی نہیں جو کہ دنیاوی معاملات میں ایک مسلم اور غیر مسلم میں تفریق کی تعلیم دیتی ہو۔ شریعت بنی نوع انسان کے لیے خالصتاً باعث رحمت ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے دلوں کو محبت، پیار اور ہمدردی سے جیتا تھا۔ اگر ہم بھی لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے سب سے محبت اور نفرت کسی سے نہیں۔ یہی طریق ہے دلوں کو جیتنے کا۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں۔"

(دورہ مغرب صفحہ 523)

سامعین! حضور رحمہ اللہ نے دورہ مغرب میں لندن اور نائجیریا میں بھی نامہ نگاروں کے سوالوں کے جوابات میں اسلامی تعلیم بابت محبت و امن و سلامتی پر گفتگو کرنے کی توفیق پائی بلکہ 1980ء کے کینیڈا کے دورہ کے دوران اس موضوع پر بات کرتے ہوئے ایک اور سلوگن دیا کہ

One God and one Humanity

یعنی ایک خدا اور ایک نوع انسان کے اصول پر ساری دنیا کو متحد ہونا چاہیے۔

(دورہ مغرب صفحہ 470)

جہاں تک نعرہ "محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں" کا تعلق ہے 1980 ء کے بعد اب تک 45 سالوں میں یہ سلوگن جماعت کی پہچان بن چکا ہے۔ دنیا بھر کے جلسہ ہائے سالانہ پر پنڈال اور مارکیز جن بینرز سے سجائے جاتے ہیں ان میں اردو اور انگریزی میں اس سلوگن کو نمایاں طور پر لکھا ہوتا ہے بلکہ جرمنی اور دیگر جلسوں پر ان ملکوں کی زبان میں بینرز لکھے جاتے ہیں جیسے جرمن زبان میں

Liebe für alle Hass für keinen

ان جلسوں پر جو غیر مسلم مہمان تشریف لاتے ہیں وہ اس سلوگن کو بینرز پر پڑھ کر بہت متاثر ہوتے ہیں اور اپنی گزارشات میں اپنے تاثر کا ذکر کرتے ہیں جیسے 1999ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں اس وقت کے وزیر اعظم جناب ٹونی بلیئر نے اپنے پیغام میں کہا کہ جماعت احمدیہ کا موٹو محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں ایسا شاندار ہے کہ کسی کا اس سے بہتر موٹو نہیں ہو سکتا۔

(بحوالہ الفضل 21 اگست 1999ء)

سامعین! مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں کہ محبت اور جذبہ اور اخوّت نیز ہمدردی ہی جماعت احمدیہ کی بنیادی تعلیم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی میں ہی درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن مَیں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غم خواری کسی تکلّف اور بناوٹ کی روح سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح مَیں للّٰہی دلسوزی اور غم خواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لیے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جبکہ کسی قسم کا فکر اور غم شامل حال نہ ہو کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ مَیں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے اس لیے مَیں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ مجھے تو انہی کے افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ 30 دسمبر 1897ء)

حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد دراصل ایک ارشاد نبویؐ کی تشریح ہے جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی باہمی محبت اور رحمت اور شفقت کی مثال ایک بدن کی ہے کہ اس کا کوئی عضو تکلیف میں مبتلا ہو تو اس کی وجہ سے سارا بدن تکلیف اور بخار محسوس کرتا ہے۔

(مسلم کتاب البر اصلاۃ)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے لئے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تقویت پہنچا رہا ہوتا ہے۔ پھر آپؐ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں خوب اچھی طرح سے پیوست کر کے بتایا کہ ایک حصہ دوسرے کے لئے اس طرح تقویت کا باعث ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب تشبیك الاصابع فی المسجد)

اس حدیث سے مومنوں میں باہمی اخوت ہمدردی اور ایک دوسرے سے محبت اور رحمت، الفت کا استدلال کیا جاتا ہے کہ ایک مومن کی تکلیف کو دیکھ کر دوسرا مسلمان بے چینی اور بے قراری محسوس کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا، مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اُخُوّت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو... آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 174)

"دیکھو! وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آجائے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 347)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تو باہمی محبت کے قیام کو شرائط بیعت کا حصہ بنا دیا یعنی فرمایا

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جس کو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں جو یہ سنتا ہوں کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اسے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہیے تو یہ کہ اس کے لیے دعا کرے، محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے، ہمدردی نہ کی جاوے اسی طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 264-265 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"جہاں احمدی اپنی عبادتوں اور ذکرِ الٰہی کے ذریعے سے خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کرے، وہاں ہمدردی خلق اور رنجشوں کو دور کرنے اور اخلاق کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ خالصتاً خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک دلوں کی کدورتیں اور رنجشیں دور نہ ہوں۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ یکم جون 2012ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو! عفو، رحم، اخوت دینی اور محبت یہ وہ چیزیں ہیں جو اساس اسلام ہیں۔ پس چاہیے کہ آپس میں محبت اور پیار ہو۔ اسلام تو کہتا ہے کہ غیروں سے بھی محبت کرو میں اپنی جماعت کو خاص طور پر نصیحت کرتا ہوں کہ محبت اور اخلاص کو آپس میں بڑھاؤ کہ ہر شخص دوسرے کے معاملات کو اپنے معاملات ہی محسوس کریں۔"

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 345)

فرمایا:

"پس اپنے معاملات اور سلوک میں ہمیشہ اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے فضل نے ہمیں آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے اس لیے آپس میں اس قدر محبت رکھنی چاہیے کہ سب کے دل اسی طرح جمع ہوں جس طرح ظاہری طور پر تمام جمعہ کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔ یہ نعرہ ہم خاص طور پر غیروں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم یہ نعرہ اس بات کے جواب میں یا اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے لگاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ یا اس کے افراد دوسروں کے لئے بغض و کینہ رکھتے ہیں یا دوسروں کو اپنے سے بہتر نہیں سمجھتے۔ یا غیر مسلموں کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ہم یہ آواز بلند کرتے ہیں کہ اسلام محبت پیار حسن سلوک اور دوسروں کے جذبات کا خیال نہ رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے ان کی یہ بات ہی غلط ہے کہ اسلام ظلم و تعدی اور بربریت کا مذہب ہے یا پھر ہم یہ نعرہ بلند کرتے ہیں کہ ہم آپس میں نفرتوں کی دیواروں کو گرا کر پیار اور محبت سے رہتے ہیں اور رہنا چاہتے ہیں۔ پس اگر ہم کسی بھی قسم کی خدمت انسانیت کرتے ہیں، ہم اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں تو یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ ہمیں دنیا کے ہر انسان سے محبت ہے اور ہم ہر ایک کے دل سے نفرتوں کے بیج ختم کر کے محبت اور پیار کے پودے لگانا چاہتے ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لئے کہ ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکھایا ہے.... پس اگر احمدیوں کو "محبت سب سے" کا صحیح ادراک حاصل کرنا ہے تو ہمیں اپنے آقا اور محسن انسانیت سے اس کے طریق سیکھنے ہیں اور یہ ہم تبھی کر سکتے ہیں جب خود اپنی توحید کے معیاروں کو بھی ماپیں....پس محبت صرف اپنوں کے لئے اور ہمدردی صرف اپنوں سے ہی نہیں بلکہ دوسروں سے بھی محبت اور ہمدردی کے وہی معیار ہیں.... ہمیں صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ایک نعرہ ہم نے لگا لیا جسے دنیا پسند کرتی ہے اور اس بات پر مختلف جگہوں پر ہماری واہ واہ ہو جاتی ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نعرہ ایک ذریعہ ہے اس وسیع تر مقصد کے حصول کے لئے جس کی خاطر انسان کی پیدائش ہوئی ہے۔ پس ہمارے انسانی ہمدردی کے کام، محبت کا پرچار اور اظہار اور عمل اور نفرت سے دوری اور نفرت سے صرف دوری ہی نہیں کرنی بلکہ نفرت سے ہمیں نفرت بھی اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے ہے، اس کی توحید کے قیام کے لئے ہے۔ اگر ہمیں نفرت ہے تو کسی شخص سے نفرت نہیں بلکہ شیطانی عمل سے نفرت ہے اور ہونی چاہئے۔ شیطانی عمل کرنے والوں سے بھی ہمیں ہمدردی ہے اور اس ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ہم انہیں اس گند سے باہر لائیں تا کہ انہیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچائیں۔ دنیا داروں سے ہماری محبت اور ہمدردی دنیا داری کی خاطر نہیں ہے۔ ہم اپنے دلوں سے دنیا داروں کی نفرت ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو کچھ حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے، توحید کے قیام کے لئے، توحید کو اپنے دلوں میں پہلے سے بڑھ کر بسانے اور راسخ کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ پس ہمیں چاہئے کہ دنیا کی نظر میں پسندیدہ بننے کے لئے صرف نعرے نہ لگائیں یا اظہار نہ کریں بلکہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے یہ نعرہ لگائیں۔ اس زمانے میں ہم وہ خوش قسمت جماعت ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے، ہمدردیٔ خلق اور محبت کے اصول اپنانے کے لئے چنا ہے اور آپ نے ہمیں وہ اصول سکھائے اور تعلیم دی۔"

(خطبہ جمعہ 9 مئی 2014ء)

پھر حضور انور فرماتے ہیں:

"جماعت میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کی ناراضگیوں کو دور کر کے محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں۔ ایک دوسرے کو معاف کرنا سیکھیں۔ اس سے خدا سے تعلق مزید مضبوط ہو گا اور مزید نیکیاں اختیار کرنے اور برائیاں چھوڑنے کی توفیق ملے گی......پس جہاں ان معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے آپ عبادات کی طرف توجہ کریں۔ وہاں آپس کی محبت اور پیار اور ایک جان ہونے کی طرف بھی توجہ کریں۔ یہاں مخالفت بھی کافی ہے اور مخالفین بھی یقیناً اس کوشش میں ہیں کہ یا تو ڈرا کر یا آپ میں بداعتمادی پیدا کر کے آپ کو کمزور کیا جائے۔ پس اپنی چھوٹی چھوٹی رنجشوں کو بھلا کر ایک دوسرے سے پیار اور محبت کا تعلق پیدا کریں۔ تا کہ جماعت کی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے والے بن سکیں۔"

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 715)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز بقعۃُ النور عمران۔ جرمنی و مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿